باب۔ ۴۰

متفرق معاملات

- **عقیقہ:**

حدیث: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا ضروری ہے۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف دور کرو، (یعنی اس کا سر منڈواؤ)۔ راوی: سلمان بن عامرؓ۔ (صحیح بخاری: یث ۵۰۹۹)۔
میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک، اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔ راوی: اُمّ کرزؓ۔ (ابوداوٗد، ترمذی، نسائی)۔
آنحضرتؐ نے حسن [رضی اللہ عنہ] کے لیے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور فرمایا، اے فاطمہ! اس کے بال منڈوادو۔ اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو۔ راوی: حضرت علیؓ۔ (ترمذی)۔

(۱) مسلمانوں کے پاس، بچے کے پیدا ہونے پر پہلے اس کے کانوں میں اذان واقامت پڑھی جاتی ہے۔ پھر اس کا اچھا سا نام رکھتے ہیں اور اللہ کا شکر بجا لاتے ہیں، (۲) ساتویں دن بچے کے بال اتروائے جاتے ہیں اور جانور کو ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کو عقیقہ کہا جاتا ہے، (۲) اوپر بیان کردہ احادیث کی روشنی میں بچے کا عقیقہ کرنا سنت ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے پاس عقیقہ کرنا مستحب ہے، (۴) عقیقہ کا جانور ان ہی شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ (۵) اس کے گوشت کی تقسیم میں اعزا واقربا کے ساتھ مساکین کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

- **وقف:**

حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار چھوڑے نہ درہم، نہ غلام نہ لونڈی، صرف ایک خچر چھوڑا جس پر آپؐ سواری فرمایا کرتے۔ اور تھوڑی سی زمین جسے آپؐ نے اپنی حیات ہی میں مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ راوی: عمرو بن حارثؓ۔ (صحیح بخاری: ۷:۴۱۲)۔
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو اللہ کے لیے مسجد بنوائے گا، اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ راوی: حضرت عثمانؓ۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

(۱) کسی شئے کو اپنی ملکیت سے خارج کر کے اسے خالص اللہ کے نام کر دینا، وہ بھی اس طرح کہ اس کا نفع بندگانِ خدا کو ملتا رہے تو یہ عمل "وقف" کہلاتا ہے، (۲) وقف شدہ چیز کی نہ تو بیع ہو سکتی ہے، نہ اسے ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کو کسی کی میراث میں جاری کیا جاسکتا ہے، (۳) وقف ایک منّت یعنی ارادہ ہے جس کے اظہار میں وقف کرنے والے کو کچھ ایسا کہنا چاہیے، جیسے کہ "یہ چیز، برائے مسجد یا مدرسہ یا فلاں نیک کام پر، خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے میں نے وقف کیا"، (۴) وقف ایک صدقۂ جاریہ ہے اور جب تک یہ موجود رہتا ہے، وقف کرنے والے کو اس کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔

- **ہبہ:**

حدیث: ارشادِ نبیؐ ہے، "اے مسلمان عورتو! اپنی پڑوسن کے بھیجے ہوئی کسی تحفے کو حقیر نہ جانو، چاہے وہ بکری کا کُھر ہی کیوں نہ ہو"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۳۹۷)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۴۱۵)۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرے اور پھر اس کو کھائے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۴۱۹)۔

رسول اکرمؐ نے عمریٰ (عمر بھر کے لیے مکان ہبہ کرنے) کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا "عمریٰ اسی کا ہے جس کو دیا گیا ہے"۔ راویان؛ جابرؓ اور ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۴۵۰، ۲۴۵۱)۔

(۱) کسی چیز کو بغیر معاوضہ لیے دوسرے کو دے دینا اور اس کا مالک کر دینا، "ہبہ" ہے۔ اسے ہدیہ بھی کہا جاتا ہے، (۲) ہدیہ کرنے والے کے لیے دنیا کا نفع بھی ہے اور نفعِ اخروی بھی، (۳) دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ اسے اچھے نام سے پکارا جاتا ہے، پھر اسی نیک نامی سے اچھی آخرت ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے، (۴) ہدیہ کو قبول کرنا سنت ہے، (۵) آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ ہدیہ کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔